سوال

(01) علم غیب آنحضرت ﷺ کو علم غیب ذاتی ہے یا وہبی

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

آنحضرت ﷺ کو علم غیب ذاتی تھا یا وہبی!اور علم غیب کی جامع مانع تعریف کیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

غیب بمعنی منیب ہے۔ جیسے خلق بمعنی مخلوق اس کے معنی پوشیدہ شئے کے ہیں۔ اس کے علم کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اس کا علم اسباب عادیہ سے ہو۔ دوم یہ کہ اسباب گیر عادیہ سے ہو۔ ان دونوں کا ہم الگ الگ بیان کرتے ہیں۔ اس سے علم غیب کی تعریف بھی واضع ہوجائے گی۔ اور اس کے ضمن میں ذاتی وہبی کا مسئلہ بھی حل ہوجائے گا۔ ان شاء اللہ۔

اول الذکر کا بیان

اول ذکر علم غیب نہیں۔ دلیل اس کی یہ ہے۔ کہ اللہ تعالی فرماتا ہے قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ (پ ۳۰ ع ۱) کہہ دے آسمان وزمین میں غیب کو خدا کے سوا کوئی نہیں جا نتا اس آیت میں فرمایا ہے۔ کہ پوشیدہ شئے کو صرف خدا ہی جا نتا ہے۔ حالانکہ بہت سی پوشیدہ اشیاء ہیں۔ کہ ان کو خدا کے سوا دوسرے بھی جانتے ہیں۔ مثلاً کسی کے پٹھ کے پیچھے کوئی شئے پڑی ہو۔ تو وہ اس سے پوشیدہ ہے۔ اگر وہ اس کو مڑ کر دیکھ لے۔ تو اس کو اس کا علم ہوجاتا ہے۔ اس طرح کان میں سونا چاندی وغیرہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ جب انسان کان کھودتا ہے۔ تو اس کو اس کا علم ہوجاتا ہے۔ تو اگر پوشیدہ شئے کا علم مطلقا علم غیب ہو تو پھر یہ بھی علم غیب ہونا چاہیئے۔ حالانکہ مندرجہ بالا آیت صاف ہے کہ پوشیدہ کا علم صرف خدا کو ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر پوشیدہ کا علم ایسے اسباب سے ہے۔ جو عام عادت کے موافق ہیں۔ تو اس کو شرعا علم غیب نہیں کہتے۔

ثانی الذکر کا بیان قرآن مجید میں ہے۔

أَدْرِي أَقَرِيبٌ مَّا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا ٢٥ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ٢٦ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ٢٧ لِّيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ٢٨

(پارہ ۲۹ رکوع ۱۱) کہہ دے کہ میں نہیں جانتا کہ جس عذاب کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو وہ قریب ہے یا خدا اس کے لئے کوئی مدت کردے۔ وہ عالم الغیب ہے۔ پس اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا مگر جس کو پسند کرے رسول سے پس بے شک خدا تعالی اس کے آگے پیچھے پہرے دار چلاتا ہے تاکہ جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچادیئے۔ اور خدا نے جو کچھ اس کے پاس ہے گھیر لیا ہے اور گنتی کی رو سے ہر شئے پر قابو پالیا ہے۔

یہ آیت بظاہر پہلی آیت کے خلاف ہے کیونکہ اس میں ہے کہ علم غیب سوا خدا کے کسی کو نہیں اور یہی آیت سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالی انبیاء علیہ السلام کو بذریعہ وحی غیب پر مطلع کردیتا ہے (دونوں آیتوں میں موافقت بریلوی فرقہ کہتا ہے کہ پہلی آیت میں علم غیب سے مراد ذاتی ہے۔ یعنی بغیر کسی کے دینے کے ہے۔ اور دوسری آیت میں وہبی ہے یعنی خدا کے دینے سے ہے۔ ہم کہتے ہیں۔ وہبی سے کیا مراد ہے اگر یہ مراد ہے۔ کہ جیسے ظاہری آنکھیں ہیں۔ اس طرح رسول کے لئے خدا تعالی باطنی آنکھیکردیتا ہے جس سے ہمیشہ کے لئے رسول پر کلی غیب ظاہر ہوجاتا ہے۔ جیسے خدا تعالی کے لئے سب کچھ ظاہر ہے۔ تو یہ اس طرح پہلی آیت کے خلاف ہے کیونکہ تفسیر خازن وغیرہ میں اس آیت کے تحت لکھا ہے

نزلت فی المشرکین حین سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیہ وسلمٍ ہن وقت الساعت (خازن جلد ۳ ص ۴۱۷)

یہ آیت مشرکوں کے بارے میں اتری ہے جب کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے وقت سے سوال کیا۔ اس شان نزول سے معلوم ہوا۔ کہ آپ کو قیامت کے وقت کا علم نہ تھا۔ وہبی اور نہ غیر وہبی۔ کیونکہ سوال داہبی ذاتی نہ تھا۔ بلکہ ان کا سوال مطلقا تھا۔ جس کے جواب میں کہا گیا، کہ خدا کے سوا کسی کو غیب کا علم نہیں اور اس کی تائید حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث سے بھی ہوتا ہے۔

من زعم انہ صلی اللہ علیہ وسلم یخبر الناس بمایکون فی غد فقد اعظم علی اللہ الفریتہ واللہ یقول قل لایعلم الایتہ (تفسیر فتح البیان ج ۷، ص ۸۱ بحوالہ بخاری مسلم وغیرہ) جو شخص یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کی بات کی خبر دیتے ہیں۔ اس نے خدا پر بڑا افترا کیا۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ قُل لَّا یَعلَمُ مَن فِی السَّمَاوَاتِ وَالأَرضِ الغَیبَ اِلَّا اللّٰہُ

یعنی آسمان و زمین میں خدا کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا

ظاہر ہے کہ کل کی بات جاننے یا خبر دینے کے لئے وہبی علم کافی ہے۔ جس سے سب کچھ منکشف ہوجائے ذاتی کی ضرورت نہیں۔ پس اس پہلی آیت سے معلوم ہوا۔ کہ اس قسم کا وہبی علم مراد لینا صحیح نہیں۔ بلکہ یہ دوسری آیت کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ دوسری آیت میں عذاب قریب یا دور ہونے سے بے خبری کا ذکر ہے نیز وحی کا ذکر ہے۔ جس کے ساتھ پہرہ دار ہوتے ہیں۔ گویا ویسے آپ بے خبر ہیں۔ جب کسی بات کی بابت وحی ہوجاتی ہے تو علم ہوجاتا ہے ورنہ نہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سی آیات و واقعات کے خلاف ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے

اول۔ وَمِن اَہلِ المَدِینَۃِ مَرَدُوا عَلَی النِّفَاقِ لَا تَعلَمُہُم نَحنُ نَعلَمُہُم

(پ ۱۱ ع ۲) کئی لوگ مدینے والوں میں نفاق پر اڑے ہوئے ہیں، آپ ان کو نہیں جانتے، ان کو ہم جانتے ہیں

دوم۔ وَلَو کُنتُ أَعلَمُ الغَیبَ لَاستَکثَرتُ مِنَ الخَیرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوءُ

(پ ۱۱ ع ۳) اگر میں غیب جانتا تو بہت سی بھلائی جمع کرلیتا اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچتی۔

سوم۔ عَفَا اللّٰہُ عَنکَ لِمَ أَذِنتَ لَہُم حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکَ الَّذِینَ صَدَقُوا وَتَعلَمَ الکَاذِبِینَ (پ ۱۰ ع ۱۳)

خدا نے تجھے معاف کردیا۔ تو نے اذن کیوں دیا، یہاں تک کے تیرے لئے سچے ظاہر ہوجاتے اور جھوٹوں کو تو جان لیتا۔

اس قسم کی آیت وواقعات بہت ہیں۔ جیسے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگنے کا واقعہ جو سورۃ نور میں مذکور ہے۔ اور شہد وغیرہ کا واقعہ جو سورۃ تحریم میں موجود ہے یہ سب اس بات کی واضح دلیل ہیں۔ کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قسم کا وہبی علم نہیں۔ کہ خدانے اس کے باطن کو اس طرح بنا دیا ہو۔ کہ جیسے خدا پر کوئی شئے پوشیدہ نہیں۔ اس پر بھی پوشیدہ نہ ہو۔ اور اگر وہبی سے مراد یہ ہے۔ کہ خدا تعالی بذریعہ وحی رسول کو مطلع کردیتا ہے۔ تو یہ بے شک دوسری آیت کا مطلب ہے۔ لیکن اس صورت میں رسول پر دوسرے انسانوں کی طرح غیب پوشیدہ ہوگا۔ ہاں جس بات کے متعلق وحی ہوجائے اس کا علم ہوگا۔ اگر وحی نہ ہو تو کچھ بھی نہیں۔ اس قسم کا وہبی سب مانتے ہیں۔ اہل حدیث کو اس سے انکار ہے نہ کسی اور کو پس اس میں نزاع ہی فضول ہے۔ ہاں نام کا جھگڑا ہو۔ کہ اس کا نام علم غیب رکھتا ہے اور کوئی نہیں رکھتا۔ تو یہ الگ بات ہے۔ یہ کسی گنتی میں نہیں۔ کیونکہ یہ محض لفظی اختلاف ہے۔ مطلب میں سب متفق ہیں پس اس کو اہمیت نہ دینی چاہیئے۔ خلاصہ یہ کہ خدا تعالی کا علم ذاتی ہے اور انبیاء کو جو کچھ معلوم ہوتا ہے۔ خواہ اس کا نام کوئی علم غیب وہبی رکھے یا علم غیب سے خارج کرکے صرف وحی سے موسوم کرے اگر اس کو علم غیب وہبی کا جائے تو اس صورت میں علم غیب کی تعریف ہوگی۔ پوشیدہ شئے کا علم جو بذریعہ اسباب عادیہ نہ ہو اور اگر اس کو علم غیب وہبی نہ کہا جائے تو پھر علم غیب کی تعریف مذکورہ میں اتنا اضافہ کرنا پڑے گا کہ کسی کے بتلانے سے بھی نہ ہو خواہ بتلانے والا وحی ہو یا غیر وحی۔ بعض لوگ علم غیب کی تعریف کرتے ہیں۔ کہ پوشیدہ شئے کا علم جو بذریعہ حسن و عقل نہ ہو۔ یہ تعریف اگرچہ صیح ہو سکتی ہے مگر جو لوگ بذریعہ وحی حاصل ہونے والے کو بھی علم غیب کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک صیح نہیں۔ کیونکہ وحی کے ذریعے جو کچھ آتا ہے اس کا طریق اکثر حس (سماع) وغیرہ ہے۔ عبداللہ امرتسری روپڑی، فتاوی اہلحدیث روپڑی، جلداول ص ۲۰۵

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد 10 ص 08

محدث فتویٰ